فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L 5254

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۷ شہادت ۱۳۳۹ ھش | ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۶ اپریل بوقت ساڑھے نو بجے صبح

رات نیند آگئی۔ اس وقت عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد کامل صحت عطا فرمائے اور صحت و عافیت کیساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے آمین

ایران میں قیامت خیز زلزلہ۔ تین ہزار افراد ہلاک ہو گئے

لار کا پورا شہر تباہی کی نذر ہو گیا۔ کئی ہزار اشخاص مجروح

تہران ۲۶ اپریل۔ مورخہ ۲۴ اپریل کو جنوبی ایران میں قیامت خیز زلزلہ سے لار نامی ایک قصبہ بالکل تباہ ہو گیا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً تین ہزار افراد ہلاک اور کئی ہزار مجروح ہوئے ہیں۔ پاکستان کی طرف سے مصیبت زدگان کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کا یقین دلایا گیا ہے۔ حکومت ایران نے ایک اعلان میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد بارہ سو اور پندرہ سو کے درمیان بتائی ہے۔ تہران کے اخبارات کی رپورٹوں کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد تین ہزار سے کم نہیں۔ بعض دوسری غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد تین ہزار اور سترہ ہزار کے درمیان ہے۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے ایران کے وزیر خارجہ کو لار کے زلزلہ پر ہمدردی کا پیغام بھیجا ہے۔ اور مصیبت زدگان کو ہر ممکن امداد مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمیں اس سانحہ کی اطلاع سے بڑا صدمہ پہنچا ہے۔

سرکاری اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لار نامی شہر یکے بعد دیگرے دو شدید جھٹکوں کی وجہ سے بالکل پیوند زمین ہو گیا ہے۔ ان دو جھٹکوں میں چار گھنٹے کا وقفہ تھا۔ اگرچہ بھونچال پرسوں آیا تھا لیکن کل صبح بھی یہ مسمار شدہ شہر گرد و غبار کے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا۔

لار کی آبادی سترہ ہزار تھی۔ اور وہ تمباکو اور کپاس کی پیداوار کے لئے مشہور ہے یہ شہر تہران سے پانچ سو میل شیراز سے ۲۰۰ میل اور خلیج فارس کے ساحل سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

یہ زلزلہ آغادیر کے بھونچال سے آٹھ ہفتے بعد آیا ہے۔ آغادیر میں بارہ ہزار اشخاص ہلاک اور بیس ہزار مجروح ہوئے تھے۔ اس جگہ اس امر کا اظہار بھی بے جا نہ ہوگا کہ یکم جولائی ۱۹۵۷ء کو جھیل کیسپین کے قریب ایک زبردست زلزلہ آیا تھا۔ جس میں دو ہزار اشخاص ہلاک ہوئے تھے۔ اسی طرح یکم دسمبر ۱۹۵۷ء کو مغربی ایران میں ایک بھونچال کی وجہ سے تین شہر تباہ ہوئے تھے۔ اور کم از کم ایک ہزار اشخاص ہلاک ہوئے تھے۔ ڈاکٹر منوچہر اقبال وزیر اعظم ایران نے اعلان کیا ہے کہ لار نامی قصبے کے ملبے کو دو تین ہفتے سے پیشتر اٹھایا نہیں جا سکتا۔ لہٰذا ابھی تک یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ اس شہر کی تباہی کی وجہ سے کتنے اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ — وی آنا (آسٹریا) کے زلزلہ پیما آلے کے ڈائریکٹر نے بتایا ہے کہ کل رات جنوبی ایران میں جو زلزلہ آیا۔ اس کی شدت ویسی ہی تھی جیسی آغادیر (مراکش) کے بھونچال کی تھی۔

ایران کی ریڈ کراس سوسائٹی کے ڈائریکٹر کے اعلان کے مطابق لار شہر کی آبادی ۴۰ ہزار ہے اور وہ زلزلے میں بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہلاک ہونے والوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں۔ لیکن خیال یہ ہے کہ وہ بہت زیادہ ہے۔ اردگرد کے شہروں کے رضاکار دستے امداد کے لئے لار لائے جا رہے ہیں۔ اور اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ شہر زلزلوں کے علاقے میں واقع ہے۔ اور اس سے پہلے بھی اس کا بڑا حصہ بھونچال ہی کی وجہ سے تباہ ہو گیا تھا۔

ایران کی ریڈ کراس کے امدادی دستے لار پہنچ گئے ہیں۔ اور طیاروں کے ذریعہ ادویات خیمے کمبل اور دوسری ضروری اشیاء پہنچائی جا رہی ہیں

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ

کی صحت

ربوہ ۲۵ اپریل۔ بوقت نو بجے شب بذریعہ فون

کل کرنل ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کا طبی معائنہ کیا طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ صحت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ شفائے کامل و عاجل کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— سیئول ۲۶ اپریل۔ جنوبی کوریا کے حالیہ فسادات میں طلبہ پر فائرنگ سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۳۰ تک پہنچ گئی ہے۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات انشاء اللہ ۷ مئی کو بروز ہفتہ ۱۱ بجے قبل دوپہر کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ گزشتہ سال تعلیم الاسلام کالج سے بی اے اور بی ایس سی کے امتحانات پاس کرنے والے طلباء اسناد لینے کے لئے ایک دن قبل یہاں پہنچ جائیں۔ تاکہ ۶ مئی کو ۵ بجے شام ریہرسل میں شریک ہو سکیں۔

سیکنڈ ایئر اور فورتھ ایئر کے انعامات حاصل کرنے والے طلباء بھی ریہرسل میں شریک ہوں گے اس لئے انہیں بھی وقت پر پہنچ جانا چاہیئے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۴۴ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے

ایک دوست نے عرض کیا کہ الم ترالی ربک کیف مد الظل۔ ولو شاء لجعلہ ساکناً ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا (الفرقان ع ۵) کا کیا مطلب ہے۔ حضور نے فرمایا:۔
آپ نے وہ اشکال ظاہر نہیں کیا جو آپ کے دل میں اس آیت سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ آپ کونسی بات حل کرانا چاہتے ہیں البتہ

ایک ظاہری اشکال

اس آیت میں یہ نظر آتا ہے کہ ظل شمس پر دلیل ہوتا ہے نہ کہ شمس ظل پر۔ پس چونکہ ظاہری اشکال یہی نظر آتا ہے اس لئے میں اسی کے متعلق کچھ بیان کر دیتا ہوں درحقیقت یہاں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ظل کی جہاں اور اغراض ہوتی ہیں وہاں ظل اس بات کا بھی ایک ثبوت ہوتا ہے کہ اس کو سورج کی کس قدر پشت حاصل ہے کیونکہ جتنا جتنا سورج پشت کی طرف آتا جائے گا اتنا ہی ظل لمبا ہوتا چلا جائے گا۔
یہاں اللہ تعالےٰ نے

انبیاء کی جماعتوں کا ذکر

کیا ہے کہ ان کی راستبازی کا کیا ثبوت ہوتا ہے اور کس علامت سے اس بات کو پہچانا جاسکتا ہے کہ اُن کا خدا کے ساتھ تعلق ہے۔ چنانچہ اس آیت سے پہلے کفار کا ذکر کیا گیا ہے فرماتا ہے ارأیت من اتخذ الٰہہ ھواہ افانت تکون علیہ وکیلا۔ ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا۔ الم ترالی ربک کیف مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکناً۔ ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا۔ ثم قبضناہ الینا قبضاً یسیراً۔ ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کفار کے سامنے اسلام اور مسلمانوں کی صداقت کا تمثیلی رنگ میں ایک ثبوت پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ

تم سائے پر غور کرو

اور سوچو کہ وہ کب بڑھتا ہے۔ کسی چیز کا سایہ اسی وقت لمبا ہوتا ہے جب سورج اس کی پشت پر ہوتا ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر دیکھ لو اگر ایک درخت کھڑا ہو تو اس وقت سورج اگر ابھی نصف النہار تک نہ پہنچا ہو تو اس کا سایہ چھوٹا ہوگا۔ لیکن جوں جوں سورج اس کی پشت کی طرف آتا جائے گا۔ اس کا سایہ لمبا ہوتا چلا جائیگا یہ ایک تمثیل ہے جو کفار کے سامنے اللہ تعالےٰ نے پیش کی ہے۔ فرماتا ہے۔ ہمارا رسول جو دنیا میں کھڑا ہے اسے ہماری تائید حاصل ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ

خدا اس کی پشت پر ہے

جس طرح سورج جس قدر پشت کی طرف آجاتا ہے۔ سایہ بھی لمبا ہوتا جاتا ہے اسی طرح ہمارے رسول پر ہر دن جو طلوع کرتا ہے اس کی صداقت کا ثبوت اپنے ساتھ لاتا ہے۔ کیونکہ اس کا سایہ پہلے سے بھی لمبا ہو جاتا ہے۔ اگر یہ رسول سچا نہ ہوتا تو اس کا سایہ لمبا کسطرح ہوتا۔ اس حالت میں تو ضرور تھا کہ اس کا سایہ چھوٹا ہوتا چلا جاتا کیونکہ ہر دن اسکے جرم کو بڑھا دیتا اور ہر رات اسکے گناہ میں اضافہ کر دیتی۔ دراصل

کلام الٰہی کا مدعی

جب دنیا میں کھڑا ہوتا ہے تو اگر وہ سچا نہ ہو۔ تو پہلے دن اس کا جرم ہلکا ہوتا ہے مگر دوسرے دن وہ جرم بڑھ جاتا ہے تیسرے دن اور بڑھ جاتا ہے چوتھے دن اور بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح جوں جوں اس کی عمر گذرتی جاتی ہے۔ اس کا جرم بھی بڑھتا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے کذب اور افتراء پر زیادہ سے زیادہ اصرار کرتا چلا جاتا ہے۔ پس ایسی صورت میں ضرور ہوتا ہے کہ اس کا سایہ چھوٹا ہو۔ یہ نہیں ہوتا کہ اس کا سایہ لمبا ہوتا جائے اور پہلے سے بھی ترقی کر جائے۔ پہلے دن کسی کے افتراء پر یہ خیال بھی کیا جا سکتا ہے کہ خدا ارحم الراحمین ہے وہ معاف کر دے گا۔ لیکن جب وہ افتراء میں بڑھنے لگے اور خدا تعالےٰ کی طرف روزانہ جھوٹ منسوب کرنے لگے تو

یہ قطعاً نہیں ہو سکتا

کہ وہ ترقی کرتا رہے اور اس کا سایہ لمبا ہوتا چلا جائے۔ اللہ تعالےٰ کا قانون ہے کہ وہ ایسے شخص کو ہلاک کر دیتا اور اس کے سایہ کو چھوٹا کر دیتا ہے۔ لیکن اگر کسی کا سایہ لمبا ہوتا چلا جائے۔ تو پھر لازماً تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسے سورج کی پشت پناہی حاصل ہے۔ اس تمثیل کو کفار کے سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ترقی اور اسکے سایہ کی لمبائی کو دیکھو! اس تائید اور نصرت پر غور کرو۔ جو اسکے شامل حال ہے۔ تمہارے نزدیک یہ شخص ہر روز افتراء میں بڑھتا چلا جاتا ہے اور کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا۔ جب یہ پہلے سے زیادہ مجرم اور گنہگار نہ ہو جائے پہلے دن اگر اس نے ایک افتراء کیا تھا تو دوسرے دن دو کئے تیسرے دن تین اور اس طرح ہر روز اس نے اپنے افتراؤں میں نعوذ باللہ اضافہ کیا مگر یہ کیا ہوا کہ باوجود ان افتراؤں کے اسکے ساتھ

الٰہی تائید کا سلسلہ

بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اسکے قائم کردہ درخت کا سایہ دنیا میں پھیلتا چلا جاتا ہے اور بجائے گھٹنے اور فنا ہونے کے ترقی کی طرف سرعت کے ساتھ بڑھ رہا ہے کیا یہ خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا ثبوت ہے یا اس کی محبت اور پیار اور رضامندی کا۔ جب ہمارے اس رسول کا ظل کم ہونے کی بجائے بڑھتا چلا جاتا ہے تو یہ ظل اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا پشت پناہ ہے۔ اور اس کی صداقت پر زمین و آسمان کا خدا شاہد ہے۔ پس ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سورج گواہ ہوتا ہے سایہ کے لمبا ہونے کا اسی طرح میں گواہ ہوں اس بات کا کہ میری تائید اور میری نصرت اسے حاصل ہے گویا

شمس سے مراد

اسجگہ خود خدا ہے اور فرماتا ہے کہ میری متواتر تائیدات اس رسول کی صداقت کا ایک کھلا نشان ہیں۔ جن سے ظاہر ہو رہا ہے کہ میں اس کی پشت پر ہوں اور میری پشت پناہی کی وجہ سے ہی اس کا سایہ لمبا ہو رہا ہے۔
عرض کیا گیا کہ ثم قبضناہ الینا قبضاً یسیرا کا کیا مطلب ہے۔ حضور نے فرمایا چونکہ پہلے بھی بہت سے انبیاء گذر چکے ہیں اور ان کے دل میں یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ اگر سایہ کا لمبا ہونا ہی

الٰہی تائید کا ثبوت ہے

تو پھر پہلے انبیاء کا سایہ ہمیں آج کیوں نظر نہیں آتا اسلئے اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں اس شبہ کا ازالہ کیا ہے فرماتا ہے تمہارے دلوں میں یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ پہلے انبیاء ایسے ہیں۔ جن کو سچا کہا جاتا ہے مگر آج ان کا سایہ نظر نہیں آتا۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام خدا تعالےٰ کے سچے نبی تھے۔ مگر آج دنیا میں ان کا سایہ موجود نہیں۔ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ یہ بھی ہماری

دیرینہ سُنت ہے

کہ جب بندے خدائی نعمتوں کی ہتک کرتے ہیں تو پھر ان نعمتوں کو ہم واپس لے لیتے ہیں مگر یسیرا کہہ کر بتایا کہ ہم پھر بھی

نرمی سے کام لیتے ہیں۔ ورنہ بندے تو اپنے گناہوں کی وجہ سے ہمیں مجبور کر دیتے ہیں۔ کہ ہم ان سے اپنی ساری نعمت واپس لے لیں۔ لیکن ہم پھر بھی رحم کرتے ہیں۔ وہ اگر دس گناہ کرتے ہیں۔ تو ہم دس انچ نہیں بلکہ صرف ایک انچ اپنی رحمت کو کھینچ لیتے ہیں۔ اور اس طرح ہماری طرف سے پھر بھی سایہ کو لمبا رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے ورنہ جس قدر جلدی لوگ گناہ کرتے ہیں۔ اتنی جلدی ہم اپنی نعمتوں کو چھینتے نہیں۔

ایک دوست نے تذکرہ سے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام

یاتی قمر الانبیاء وامرک یتأتی

پیش کیا۔ اور عرض کی کہ یہ کس کے متعلق ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اصل حوالہ دیکھنے کے بعد فرمایا۔

اس حوالہ کو دیکھنے کے بعد بھی یہ واضح نہیں ہوا۔ کہ یہ الہام کس وقت کا ہے اور سب سے پہلے کب نازل ہوا۔ جب تک کسی

الہام کے نزول کی صحیح تاریخ

معلوم نہ ہو۔ اس وقت تک اس کے بارے میں کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہاں یہ الہام درج ہے مگر جہاں تک میرا خیال ہے یہ الہام اس سے پہلے بھی تذکرہ میں آ چکا ہے اس لئے جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ سب سے پہلے یہ الہام کب ہوا۔ ہم اس کے متعلق حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ ان الہامات کو دیکھنے سے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے کے متعلق پیشگوئی پائی جاتی ہے اور بعض باتیں ایسی بھی ہیں۔ جو

مصلح موعود کے ساتھ اشتراک

رکھتی ہیں۔ مثلاً یہ الہام کہ امرک یتأتی یہ بتاتا ہے۔ کہ اس کے زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کی اشاعت ہوگی۔ اس قرینہ کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ ممکن ہے یہ الہام بھی مصلح موعود سے متعلق ہی ہو۔ لیکن نبی جب آئندہ واقعات کی خبریں دیتا ہے۔ تو ضروری نہیں ہوتا کہ وہ سب کی سب ایک ہی جگہ پر چسپاں ہو جائیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ بعض کسی اور کے متعلق ہوں اس کے بعد حضور نے ایک دوست سے سورج بنسی اور چندر بنسی خاندانوں کے متعلق کچھ حالات دریافت فرمائے انہوں نے بتایا کہ حضرت رام کو سورج بنسی اور حضرت کرشن کو چندر بنسی کہا جاتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے:-

ترٰی نسلاً بعیداً

ابناء القمر

(تذکرہ ایڈیشن اول صفحہ ۳۵۹)

اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے

حضرت کرشنؑ

کو چندر بنسی کہا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ ہندوستان والوں کو ہدایت عطا فرمائے گا۔ حضرت کرشنؑ چونکہ ہندوستان کے نبی تھے۔ اس لئے ابناء القمر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے ایسے بیٹے ہوں گے جو ہندوستان کی راہ نمائی کا موجب بنیں گے دوسرے اگر اس الہام کا یاتی قمر الانبیاء وامرک یتأتی سے تعلق سمجھا جائے، تو پھر

اس کے یہ معنے ہوں گے

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک تو ایسا ہوگا جو حضرت کرشنؑ کا مثیل ہوگا۔ مگر پھر یہ سلسلہ اسی پر ختم نہیں ہو جائے گا۔ بلکہ آگے پیچھے بعد دیگرے کئی ابناء القمر ہوں گے جو صداقت اور راستی کو پھیلانے کا موجب ہوں گے۔

تیسرے اس الہام کی ایک اور توجیہہ ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے

یا قمر یا شمس انت

منی وانا منک

(تذکرہ ایڈیشن اول صفحہ ۵۷۳)

پس اس صورت میں

ابناء القمر کے معنے

یہ ہوں گے۔ کہ جو تمہاری قمر کی صفت ہے یعنے خدا تعالیٰ کے نور اور اس کی روشنی کو دنیا پر ظاہر کرنا یہ تمہاری نسل میں بھی جاری رہے گی۔ اور خدا تعالیٰ تجھے ایسے بیٹے عطا فرمائے گا۔ جو ان نوروں کو دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلانے والے ہونگے اس الہام میں ان لوگوں کا بھی جواب آ گیا۔ جو کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری اولاد نعوذ باللہ گمراہ ہے۔ اور وہ ایک غلط راستہ پر قائم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تمہاری غلطی ہے۔ ہمارے قمر کے بیٹے قمر ہی ہوں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ہمارے نور کو مٹانے والے ہوں۔ دراصل روحانیات میں تو ایسا ہو جاتا ہے کہ بُرے شخص کا بیٹا اچھا ہو جائے اور اچھے شخص کا بیٹا بُرا ہو جائے۔ لیکن جسمانیات میں ایسا نہیں ہوتا۔ پس یہاں

جسمانیات کی مثال

دے کر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اس جگہ وہی مثال چسپاں ہوگی جو جسمانیات پر چسپاں ہوتی ہے۔ جسمانیات میں ایک کتے کا بیٹا کتا ہی ہوتا ہے لیکن روحانیات میں یہ ضروری نہیں کہ روحانی کتے کا بیٹا بھی کتا ہی ہو۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ شیر بن جائے یا گیدڑ بن جائے۔ پس قمر کی مثال دے کر اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ یہ نسل جسمانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی برکات کو اس طرح ظاہر میں حاصل کرے گی۔ جس طرح جسمانیات میں عام قانون جاری ہے۔

پھر ترٰی نسلاً بعیداً ابناء القمر

کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف بھی اشارہ فرما دیا کہ قریب زمانہ میں ہی نہیں بلکہ

ایک لمبے عرصہ تک

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل کو ابناء القمر بناتا رہے گا۔ گویا جس طرح تم قمر ہو۔ اور ہمارے نور کو ظاہر کر رہے ہو۔ اسی طرح وہ بھی قمر ہوں گے اور ہمارے نور کو ظاہر کرنے والے ہوں گے اس الہام کے ذریعہ غیر مبائعین کا بھی رد ہو گیا جو کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ہی آپ کے خاندان سے صداقت مٹ گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ترٰی نسلاً بعیداً

ابناء القمر

ایک لمبے عرصہ تک متواتر تمہارے خاندان میں یہ نور قائم رہے گا۔ جس طرح تم خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر کرتے ہو۔ اسی طرح وہ بھی تاریکی اور ضلالت کے وقت خدا تعالیٰ کے نور کو پھیلانے والے ہوں گے۔ اور یہ سلسلہ قریب نسل تک ہی ختم نہیں ہو جائے گا بلکہ

بعید نسل تک

یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔ اس کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بھی اشارہ کرتی ہے کہ جب ایمان ثریا پر چلا گیا تو رجال من فارس اس ایمان کو پھر واپس لائیں گے۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رجال من فارس کہہ کر کئی رجال کی طرف اشارہ فرمایا ہے اس طرح الہام الٰہی میں ابناء القمر

مخیر احباب توجہ فرمائیں

یہ ایام مستحق طلباء کی خاص امداد کے ہیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

آجکل مختلف جماعتوں میں سالانہ امتحان شروع ہیں اور بعض کے شروع ہونے والے ہیں۔ اس موقعہ پر پاس ہونے والے طلباء اور طالبات کو کتابوں وغیرہ کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ گزشتہ سالوں میں کئی غریب بچے اور بچیاں اس قسم کی امداد کے ذریعہ ترقی کر کے جماعت کے مفید وجود بن چکے ہیں۔ پس جو احباب اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب کمانا چاہیں وہ حسب توفیق اور حسب حالات اس کام کے لئے امداد بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ آجکل اس قسم کی امداد کی درخواستیں آنی شروع ہو گئی ہیں۔ اور آئندہ ایک دو ماہ میں زیادہ کثرت سے آئیں گی۔ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ یعنی جو شخص اپنے بھائی کی امداد کرتا ہے۔ اللہ اس کے اس فعل پر خوش ہو کر اس کی امداد فرماتا ہے۔ پس یہ ثواب کا موقعہ ہے

فقط والسلام

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ

۱۹ اپریل ۱۹۶۰ء

کیونکہ کئی بیٹوں کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام میں بھی اس طرف اشارہ ہے کہ خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس

یہ الہامات بتاتے ہیں

کہ اللہ تعالےٰ نسلاً بعد نسلٍ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت سے ـ خدمت دین کا کام لیتا چلا جائے گا اور وہ دنیا کو الہٰی نور سے منور کرنے والے ہوں گے۔ اگر ابناء النبی کہا جاتا تو اس سے یہ معنے نہ نکلتے کیونکہ ضروری نہیں ہوتا کہ نبی کا بیٹا روحانیت میں بھی اس کا وارث ہو۔ لیکن ابناء الفارس سے یہ معنے نکل سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ جسمانی مثال ہے۔ اور جسمانیات میں جیسا باپ ہوتا ہے ویسا ہی اس کا بیٹا ہوتا ہے۔ پس جسمانی مثال دے کر اس طرف اشارہ کر دیا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمالات سے حصہ لیں گے اور وہی کام کریں گے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا۔

ایک دوست نے جنہیں مراق کا مرض تھا اپنے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے۔ بیماری اور علاج کا ذکر کیا۔ حضور نے انہیں مندرجہ ذیل طبی ہدایات دیں۔

(۱) ٹھنڈے وقت ورزش کیا کریں

(۲) روزانہ غسل کی عادت ڈالیں

(۳) افتیموں گھی میں جلا کر سر پر مالش کیا کریں۔

(۴) جوارش مفرح کا استعمال کریں۔

(۵) افسنتین کا استعمال مفید چیز ہے

(۶) سیر باقاعدہ کیا کریں۔

(۷) چنوں کا استعمال اور چنے کا پانی اس مرض میں مفید ہے۔

(۸) کریلا ہضم ہو سکے تو اچھا ہے۔ اسی طرح مونگ کی دال بے شک کھائیں۔ کدو جو بکرے کے شوربہ میں پکا ہوا ہو وہ بھی اچھا ہے۔ ماش کی دال نہ کھائیں۔ کیونکہ وہ معدہ کو خراب کرتی ہے۔

(۹) کشتہ قشر بیضہ مرغ یا کشتہ مرجان لے لیں اور استعمال کریں۔ انگریزی طریق پر بنے ہوئے کیلسیم کے مرکبات گراں ملتے ہیں۔ ان کی جگہ قشر بیضہ مرغ کا کشتہ یا کشتہ مرجان استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۱۰) مکی ابال کر اس کا پانی کبھی کبھی پی لیں تو یہ بھی اچھا ہے۔

اس دوست نے اپنی بعض خوابوں کا ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ خواب میں جونک دیکھنے سے مراد بیماری ہوتی ہے جو انسان کا خون چوس لیتی ہے۔ اسی طرح خواب میں بھینس دیکھنے سے مراد بھی بیماری ہی ہوتی ہے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضور لوگوں کو بیوپار کرنا سکھلائیں۔ کیونکہ یہ چیز تبلیغ میں بہت ممد ہے۔ حضور نے فرمایا۔ مجھے تو قرآن آتا ہے اور وہ میں لوگوں کو سکھا دیتا ہوں۔ آپ کو بیوپار آتا ہے۔ آپ لوگوں کو بیوپار سکھلائیں۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضور نے کل فرمایا تھا کہ میرا طریق یہ ہے کہ جو بیٹا بالغ ہو جاتا ہے۔ اسے میں اپنی جائداد کا ایک حصہ دے دیتا ہوں تاکہ وہ اس میں سے وصیت کر سکے۔ مگر اس طرح وہ بیٹے تو محروم رہ گئے۔ جو ابھی بلوغت کو نہیں پہونچے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی اولاد میں امتیاز نہ کرو۔ حضور نے فرمایا:۔

میں نے جواب یہ دیا تھا کہ انسان اگر کوئی ایسی چیز اپنے بعض بیٹوں کو دے دے جو اس کی

جائیداد کا بڑا

حصہ نہ ہو۔ تو یہ جائز ہے۔ کیونکہ اسکی نیت بہرحال یہی ہوگی کہ جو بچہ بھی جوان ہوگا۔ اسے وہ اس کا حصہ دیتا چلا جائے گا۔ لیکن فرض کرو وہ اس وقت سے پہلے فوت ہو جائے اور اسے ازالہ کا موقع نہ ملے تو پھر باقی بچوں کو چاہیئے کہ وہ بُرا نہ منائیں گو باقیوں کے متعلق وہ یہ وصیت بھی کر سکتا ہے کہ چونکہ اتنا اتنا حصہ میں فلاں فلاں کو دے چکا ہوں اسلئے اتنا حصہ باقی بچوں کو دے دیا جائے۔ اور پھر باقی جائیداد کو تقسیم کیا جائے اگر وہ ایسا کرے تو یہ جائز ہوگا۔ اور اس پر وصیت لوارث کا حکم عائد نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ تقسیم کے برابر کئے جانے کے لئے یہ وصیت کرے گا۔ اور اسلئے کرے گا کہ کچھ لڑکوں کو وہ ان کا حق پہلے دے ہی چکا ہوگا۔

تصحیح

۲۶ اپریل ۱۹۶۰ء کے الفضل میں جو مقالہ افتتاحیہ درج ہے۔ اس کے پہلے پیرے میں فقرہ نمبر ۲ سہو کتابت سے غلط شائع ہو گیا ہے۔ اصل فقرہ درج ذیل ہے۔

"آپ کا یہ مکتوب آر۔ اے چنگیز صاحب سابق سٹوڈنٹ علیگڑھ یونیورسٹی حال جج ہائیکورٹ مغربی پاکستان کے ایک اخبار کے جواب میں ہے۔" احباب تصحیح فرمالیں۔

محترم سید بدرالحسن صاحب کلیم سابق خوشنویس روزنامہ الفضل کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم سید بدرالحسن صاحب کلیم سابق خوشنویس روزنامہ الفضل مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۰ء کو ۶۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

مرحوم ایک صالح متقی اور صوفی منش بزرگ تھے۔ تبلیغ کا خاص جوش رکھتے تھے۔ ۱۹۲۰ء میں اپنے وطن قصبہ جھنجھانہ ضلع مظفرنگر سے ہجرت کر کے قادیان میں سکونت اختیار کی اور وہاں قریباً تیس بتیس سال اخبار فاروق، الحکم اور الفضل میں بطور خوشنویس کام کیا۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا تحریک شدھی کے خلاف جماعت کی طرف سے جو زبردست تبلیغی مہم شروع ہوئی تھی۔ اس میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا مرحوم بہت عبادت گذار اور ذکر الٰہی میں مصروف رہنے والے بزرگ تھے۔

مرحوم نے اپنی بیوہ کے علاوہ (جو حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ سابق امام مسجد محلہ دارالفضل قادیان کی منجھلی صاحبزادی ہیں) ایک لڑکا اور تین بچیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب محترم سید صاحب مرحوم کی بلندی درجات اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ماہنامہ "خالد" خلافت نمبر کے مضامین کی ایک جھلک

۱۔ سر الخلافۃ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی کلمات طیبات کا اردو ترجمہ

۲۔ خلافت کا نظام۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

۳۔ خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نظر میں۔ مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ

۴۔ خلافت اور جمہوریت — صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

۵۔ خلافت اسلامی — مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

۶۔ پیشگوئی مصلح موعود — مرزا محمد سلیم صاحب اختر جامعہ احمدیہ ربوہ

احباب اس بیش قیمت مرقع کے حصول کے لئے فوراً آرڈر ریزرویشن کروالیں۔ بہتر یہی ہے کہ آپ سال بھر کا چندہ بھجوا کر "خالد" کے خریدار بن جائیں تا کہ یہ قیمتی نمبر آپ کو عام پرل سکے۔

سالانہ قیمت پانچ روپے

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

چندہ مجالس اطفال الاحمدیہ

احمدی بچوں کو مالی قربانی کی تربیت دینے کے لئے ضروری ہے کہ مجالس اطفال کے مربی صاحبان ہر احمدی بچے سے مندرجہ ذیل شرح کے مطابق ماہوار چندہ ضرور وصول کیا کریں۔

پرائمری کلاسوں کے طلباء سے	دو پیسے ماہانہ
مڈل تک کی کلاسوں " "	" " "
ہائی کلاسوں " "	چھ پیسے ماہانہ
ملازم اطفال سے	ایک پائی فی روپیہ
غیر ملازم اور غیر طلباء سے	" ماہوار

اس چندہ کا ۱/۳ حصہ مجالس اپنی ضروریات کے لئے رکھ سکتی ہیں۔ بقیہ ۲/۳ مرکز میں بھجوانا ضروری ہے۔ امید ہے کہ تمام مجالس اطفال اسکی پابندی کریں گی اور مجلس کی آمد کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی کوشش کرینگی

(مہتمم اطفال)

مومن کی حقیقی عید اور اُس کا حصول

(از محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب ربوہ)

الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں مومن کی حقیقی عید کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس میں بتایا گیا تھا کہ مومن کی عید اس روز ہو گی۔ جبکہ دنیا توحید الٰہی کا شعور حاصل کرنے پر خالق و مالک حقیقی رب العالمین کے حضور سجدہ ریز ہو گی۔ بظاہر ایسی عید کا حصول کہ تمام دنیا میں یا بیشتر حصۂ دنیا میں توحید باری تعالےٰ کا عقیدہ قائم ہو جائے اور بندگان خدا اپنے حقیقی خالق اور مالک کی عبودیت اختیار کر لیں ناممکن سا نظر آتا ہے۔ لیکن ان مومنوں کے نزدیک اس کا حصول نہ صرف ممکن بلکہ یقینی ہے۔ جنہوں نے اسلام کی صداقت کے تازہ بتازہ نشان دیکھے ہیں اور جن کے ایمان ان نشانوں کو دیکھ کر مضبوط تر ہو چکے ہیں۔ انہیں تو نظر آ رہا ہے کہ اس کیفیت کا پیدا ہو جانا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والے اور نبی کریمؐ پر درود بھیجنے والے کروڑہا لوگ انہیں میں سے نکل آئیں۔ جو پہلے کسی نہ کسی شرک میں مبتلا تھے

خدا تعالےٰ کی ایک اٹل تقدیر ہے جو ظاہر ہو کر رہے گی۔ اسی لئے وہ کہتے ہیں۔ اور بالکل سچ کہتے ہیں کہ لوگ ہماری طرف آئیں۔ اور دنیا میں توحید کے پھیلنے کے آثار ہماری آنکھوں سے دیکھیں وہ کہتے ہیں کہ لوگ ذرا اس تغیر عظیم کو تو دیکھیں جو اس برصغیر میں پیدا ہوا ہے۔ ایک وقت تھا۔ کہ عیسائیت کا وعظ کرنے والے کثرت سے پائے جاتے تھے۔ وہ اپنی عیسائی حکومت سے مدد یافتہ تھے اور وہ اس حد تک کامیاب ہو چکے تھے کہ انہوں نے لاکھوں توحید پرستوں کو حلقۂ عیسائیت میں داخل کر لیا تھا۔ پھر وہ وقت آ گیا کہ وہ حکومت جس کے زیر سایہ یہ عیسائی واعظ پنپ رہے تھے آناً فاناً ختم ہو گئی اور پادریوں کی کثرت قلت میں بدل گئی اور ارتداد از اسلام کا دور تقریباً ختم ہو گیا۔

ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ اس کو اتفاقی امر قرار دیں یا اسے بعض مخصوص حالات کا طبعی نتیجہ قرار دیں۔ لیکن وہ مومن جو تازہ نشانوں کے شاہد اور مصدق ہیں۔ وہ اس میں صاف خدائی مشیئت اور ارادے کو کام کرتا ہوا دیکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ خدائے اسلام نے وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ یعنی ہم نے ہی اس ذکر یعنی قرآن کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ جس سے یہ مراد ہے۔ کہ اس پر ایمان رکھنے والے لوگوں میں سے اللہ تعالےٰ ایسے عظیم الشان لوگ پیدا کرتا رہے گا۔ جو قرآن کریم کے زندہ کتاب ہونے کے شاہد ہونگے اور اس کو تازہ بتازہ پھل دینے والا درخت ثابت کرتے رہیں گے۔

یہ مومن اس حقیقت سے بھی اچھی طرح آگاہ اور باخبر ہیں۔ کہ ان عظیم الشان لوگوں میں سے عظیم تر وہ لوگ تھے جو ہر صدی ہجری کے سر پر کھڑے ہوتے رہے اور جن کو مجدد کا مبارک نام عطا ہوا اور جن کے آنے کی خبر مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے دے رکھی تھی جیسا کہ آنحضورؐ نے فرمایا تھا۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی اللہ تعالےٰ ہر صدی کے سر پر ایسے لوگوں کو کھڑا کرتا رہے گا جو اس امت مسلمہ کے لئے اس کے دین کو تازہ کرتے رہیں گے۔

پھر ان مومنوں کے سامنے تیرھویں صدی ہجری کا بھیانک منظر بھی تھا۔ کہ باوجود مجددوں کی پے در پے آمد کے تیرھویں صدی ہجری نہایت تاریک و تار صدی بن گئی تھی۔ اس تاریک و تار زمانہ کی خبر قرآن پاک نے یوں دے رکھی تھی کہ واذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت یعنی اے مسلمانو تم پر وہ وقت بھی آنے والا ہے جبکہ تمہاری بدکرداریوں کی وجہ سے سورج ۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ سراجاً منیراً ہے پردہ میں آ جائے گا۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیاء ریزی پر اسی طرح عارضی پردہ پڑ جائے گا۔ جس طرح بادلوں سے سورج پر پڑ جاتا ہے۔ ایسے عارضی اندھیرے کے وقت میں ایسے ضیاء ریز لوگ بھی جن کو ستاروں کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ماند پڑ جائیں گے۔ ایسے تاریک وقت میں ان مومنوں کو وہ سراج منیراً بروزی رنگ میں چڑھتا ہوا نظر آیا۔ جو اسلام کے خدا نے چڑھایا تھا۔ ان کے قلب صافی نے اسے افق مبین کے رنگ میں دیکھ لیا اس بروزی سورج نے بدر کامل کی شکل میں چودھویں صدی کے سر پر طلوع کیا۔ اور اپنا جمالی نور دکھلا کر اپنے سراج منیراً کی بین شہادت پیش کردی اور اس بدر کامل کی روشنی کی وجہ سے حقائق آشنا مومنوں کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچی اور ان کے قلوب کو سرور حاصل ہوا۔ اسلام کے خدا نے اس بدر کامل کے نور کو اتمام بخشا اس طرح پر اُسے اس کے سورج کے لئے جس سے اسے روشنی حاصل ہو رہی تھی۔ عظیم الشان گواہ بنا دیا۔

اس بدر کامل کی روشنی اس کے شاہدوں پر کئی رنگ میں ظاہر ہوئی۔ اول انہوں نے دیکھا کہ ان کے اپنے قلوب بدر کامل کی ضیاء ریزی کی وجہ سے منور ہو رہے ہیں۔ اور انہیں سراجاً منیراً بھی نظر آنے لگا ہے۔ اور نور قرآنی بھی نظر آنے لگا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں ذاتِ باری تعالےٰ کا نور جو سب نوروں کا منبع ہے نظر آنے لگا ہے۔ پس ان کے دل سجدہ شکر بجا لانے لگے۔ پھر اس بدر کامل کی روشنی بڑی سرعت سے پھیلی اور اس نے دنیا کے لوگوں میں سے پاک فطرت لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔

پھر ان مومنوں نے دیکھا کہ بدر کامل کا انکار کرنے والے سچائی کا خون کرتے ہوئے ظالم بن رہے ہیں اور ان منکرین میں سے بعض لوگ اپنے دلی حسد اور تکبر کی وجہ سے اس نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانے لگ گئے ہیں اور بعض نے متکبرانہ طور پر کفر کے فتوے لگا دئے۔ اور بعض نے مقدمات دائر کر دیئے لیکن ان مومنوں کے روبرو یہ لوگ خائب و خاسر ہو گئے اور بدر اپنی پوری چمک کے ساتھ بدر کامل بنا رہا۔ تو مومنوں کے دل مزید یقین سے پُر ہو گئے اور اس بات پر ان کا ایمان اور زیادہ پختہ ہو گیا۔ کہ جس غرض کے لئے یہ سورج چڑھا ہے یعنی اسلام کو تمام باطل دینوں پر غالب کر دکھائے برحق ہے۔ اس کا عزم اس کی خوبصورتی اس کی قوت روحانی اس مقصد کو پا کر رہے گی۔

یہ امر ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کسی کو حسن بخشتا ہے تو اس پر مرنے والے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض بدقسمت وہ بھی نکل آتے ہیں۔ جو بغض و حسد کی وجہ سے اُس حسین چہرے اور ان پر مرنے والوں کو مٹانا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہوتے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں یہ حسن جو خاص ارادہ الٰہی سے بخشا گیا تھا۔ بجائے مٹنے کے زیادہ سے زیادہ چمکتا چلا گیا۔ جیسا کہ قرآنی پیشگوئی نے بتلایا تھا۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون یعنی اللہ اس بالارادہ پیدا کئے گئے نور کو کامل کرے گا خواہ اس کے منکر برا ہی منائیں اور اللہ انہیں ہوش دلائیگا کہ تم یہ کیا کر رہے ہو تم اس نور کو بجھانا چاہتے ہو جسے ہم نے مقصد عظیم کیلئے پیدا کیا ہے دیکھو اس نور کو اس اللہ نے روشن کیا ہے جس نے اپنے رسول کو آج سے چودہ سو سال پہلے بھیجا تھا۔ اب یہ ارادہ الٰہی ہے کہ وہ اس نور کے ذریعہ دوسرے دینوں پر اس دین اسلام کو غالب کر دکھائے۔ یہ پہلے سے مقدر تھا کہ آخری زمانے میں مختلف دینوں کی ایک جنگ ہو گی۔ وہ زمانہ تلوار کا نہ ہو گا۔ بلکہ زبان و قلم کا زمانہ ہو گا کہ دین اسلام کے دشمن زبان و قلم سے اسلام کو مٹانے کی کوشش کریں گے۔ اس وقت اسلام کے حسن کا نمائندہ بدر کامل اپنا جمال دکھا کر لوگوں کے دلوں کو موہ لے گا۔ نہ کوئی تلوار ہو گی اور نہ جبر۔ دینِ خالص اللہ کا دین ہو گا نہ زید نہ بکر کا۔

یہ قلمی اور زبانی جنگ ۱۸۹۶ء میں وقوع میں آئی۔ جبکہ روئے زمین کے چیدہ چیدہ مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے دینوں کے حسن کو مجمع کثیر کے سامنے پیش کیا یہ جنگ از روئے قرآن مقدر ہو چکی تھی۔ جیسا کہ قرآن فرماتا ہے:۔ والوزن یومئذ الحق۔ یعنی حق و باطل کے تولنے یعنی پرکھنے کے لئے جو ترازو درکار ہیں۔ اس کا قائم کیا جانا برحق ہے اور یہ اس وقت ہو گا۔ کہ جب جملہ مذاہب آمنے سامنے ہو کر اپنا حسن پیش کریں گے۔

پس جلسہ مذاہب عالم ۱۸۹۶ء منعقدہ شہر لاہور وہ ترازو تھا۔ جس نے مذہبوں کے حقائق کو پرکھنا تھا۔ یہ جلسہ اس بدر کامل نے خود نہیں قائم کیا تھا۔ بلکہ آسمانی منشاء کے ماتحت مختلف مذاہب کی روحوں نے جوش مارا تھا۔ کہ تا معلوم کریں۔ کہ لاتعداد مذہبوں میں سے سچا کونسا ہے اور الٰہی روحوں کی ایک جماعت نے بدر کامل کی طرف جو قادیان میں چڑھا تھا رجوع کیا اور کہا آؤ اور اپنا حسن دکھلاؤ۔ جب بدر کامل نے اپنے سورج (محمد رسول اللہ صلعم) کے دین کی لاج رکھنے کے لئے اپنے رب کے حضور التجا کی کہ اے اسلام کے رب اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب تو آج مدد کو آ اور میرے اندر جو نور محمدیؐ ہے۔ اسے تکمیل تک پہنچا تا کہ میں بن کر دنیا کو اسلام کا چہرہ دکھلاؤں۔ خدائے اسلام نے اس تضرع کو سنا اور قبول کیا اور فرمایا:۔ جا تو اعلان کر دے کہ تیرا بیان جو حقائق اسلام کے اظہار کے لئے ہو گا۔ تمام بیانات پر غالب آئے گا۔ جیسا کہ قرآن فرماتا ہے فمن ثقلت موازینہ فاولئک ھم المفلحون (اعراف ع) اس میزان کے وقت جس مذہب کے دلائل کا پلڑا بھاری ہو گا (باقی صفحہ ۸ پر)

محترم چوہدری برکت علی خانصاحب کی وفات پر

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی قرارداد تعزیت

تحریک جدید انجمن احمدیہ وصدر انجمن احمدیہ قادیان کو مکرم چوہدری برکت علی خانصاحب وکیل المال تحریک جدید کی وفات پر دلی رنج و افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ ۱۹۰۲ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اس کے بعد آپ نے تمام عمر خدمت سلسلہ میں بسر کی اور نصف صدی سے زائد عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر میں شاندار خدمت بجالاتے رہے۔

آپ جس اخلاص ایثار اور قربانی کے جذبے کے ساتھ خدمات سلسلہ آخر دم تک سرانجام دیتے رہے وہ تاریخ سلسلہ میں ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گا اور تحریک جدید کے مالی شعبہ کی نمایاں کامیابی کا سہرہ آپ کی شب وروز مساعی و محنت کا مرہون منت ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے اپنے فضل سے پورا فرمائے اور مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر اعلیٰ قادیان)

وصیت فارم پر کرنے کے لئے ضروری ہدایات

باوجود متعدد مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت کے فارم بالعموم احتیاط سے اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے اس لئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں یا تکمیل کے لئے خط وکتابت کرنی پڑتی ہے۔ اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی وجہ ایک یہ بھی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کے لئے پھر ایک مرتبہ شائع کی جاتی ہیں۔ وصیت کرنے والے وصیت لکھنے والے گواہ اور مصدقین احباب ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے نہ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۲) وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں۔

(۳) وصیت کنندہ کا اپنا مکمل پتہ ہونا چاہئیے جس پر خط وکتابت ہو سکے۔

(۴) وصیت پر دو گواہوں کے دستخط معہ ولدیت اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں۔ اگر وہ قریبی رشتہ دار ہوں تو بہتر ہے ورنہ جماعت کے عہدہ دار ہوں۔

(۵) وصیت میں اگر جائیداد وغیرہ (زمین یا مکان وغیرہ) پیش کی گئی ہو تو بالغ ورثاء اور شرکاء کے دستخط معہ ولدیت اور مکمل پتے ہونے چاہئیں۔

(۶) وصیت میں درج کردہ جائیداد وغیر منقولہ/منقولہ کی تفصیل پوری پوری (محل وقوع رقبہ و اندازہ قیمت کا درج کرنا ضروری ہے۔ اور حصہ آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ۔

(۷) الف تصدیقی فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدیداروں کی تصدیق ہونی چاہئیے۔
ب۔ مستورات کی وصیتوں پر اگر مقامی لجنہ قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کروا دی جائے ورنہ مقامی عہدیداروں کی تصدیق کافی ہے۔

(۸) مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائیداد یا ماہوار آمدنی کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہئیے کہ کتنا ہے اور آیا وہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے یا کہ نہیں؟

(۹) مہر کے حصہ وصیت کے متعلق (اگر مہر مؤجلہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے) خاوند کی تحریر وصیت کے ساتھ شامل ہونی چاہئیے کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ وار ہے۔

چندہ شرط اول (حسب حیثیت کم سے کم موازی ۴ ر) اور چندہ اعلان وصیت چار روپے اٹھانے بوقت تحریر وصیت ادا کر کے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم کے حاشیہ پر نوٹ کیا جائے۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ ان دونوں چندوں کی پوری ادائیگی تکمیل وصیت کے لئے ضروری ہے ورنہ کارروائی ملتوی رہے گی۔

(سیکرٹری کارپرداز ربوہ)

تصحیح الفضل ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء میں محترم چوہدری رفیق احمد صاحب جمیل وصیت نمبر ۱۵۶۱۴ کی وصیت شائع ہوئی ہے جس میں ان کے گواہ شائع نہیں ہوئے۔ گواہ حسب ذیل ہیں تصحیح فرمائیں۔ گواہ شد:۔ محمد شریف امیر جماعت منٹگمری۔
گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نماز باجماعت ہمارا اولین فرض ہے

مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان

اسلامی اعمال میں نماز کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ عبادات میں نماز بنیادی عبادت ہے۔ روایت میں ہے کہ جو شخص نماز کے بارے میں غفلت کرتا ہے وہ باقی احکام کی تعمیل میں بدرجہ اولیٰ غافل ہوگا۔ قرآن مجید اور احادیث کی رو سے پنجوقتہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی لازم ہے۔ عشاء اور فجر کی نمازوں میں بھی جماعت سے پیچھے رہنے والے مسلمانوں کے لئے بہت وعید آیا ہے۔

انصار اللہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کے ذمہ وار ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا کہ اے مومنو اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔ پس انصار اللہ کو چاہئیے کہ وہ جماعت کے ساتھ نمازیں ادا کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالیں۔ تا ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پورے طور پر حاصل کر سکیں۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ۱۵۰/ روپیہ ادا فرمانیوالے مخلصین

ذیل میں ان مخلص بہنوں بھائیوں کی دوسری فہرست پیش کی جاتی ہے جنہوں نے تعمیر مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) پر کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمایا ہے۔ دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

نام	رقم
(۱۱) مکرم مہر نور سلطان صاحب ایڈووکیٹ جھنگ صدر	۱۵۰/-
(۱۲) 〃 〃 محترمہ والدہ محترمہ بھاگ بھری صاحبہ	۱۵۰/-
(۱۳) 〃 〃 ہمشیرہ مکرم امیر سلطان صاحب	۱۵۰/-
(۱۴) مکرم چوہدری محمد مختار صاحب اوورسیر بستی میرالوالی جھنگ شہر	۱۵۰/-
(۱۵) مکرم سیٹھ محمد حسین صاحب آف کلکتہ چنیوٹ ضلع جھنگ	۱۵۰/-
(۱۶) مکرمہ الٰہی نور صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃	۱۵۰/-
(۱۷) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت 〃 〃 〃	۱۵۰/-
(۱۸) مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد صدیق صاحب چنیوٹ 〃	۱۵۰/-
(۱۹) مکرمہ بخت بھری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جہل کھتیاں ضلع جھنگ	۱۵۰/-
(۲۰) مکرم عبدالستار صاحب ولد لال دین صاحب وکیل والا 〃 〃	۱۵۰/-

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

امتحان کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مئی کے آخری اتوار ۲۹ مئی کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے پہلے نصف حصہ کا امتحان (صفحات [illegible] تک) ہوگا۔ تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ اماء اللہ میں امتحان کی تحریک کر کے شامل ہونے والی ممبرات کے نام ارسال فرمائیں تا کہ وقت مقررہ پر پرچے ارسال کئے جا سکیں۔ باقی نصف کتاب کا امتحان بھی اسی سال انشاء اللہ تعالیٰ ماہ ستمبر میں ہوگا۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ولادت

میرے لڑکے شیخ جمیل احمد رشید آف جمیل جی بہادرز ملتان چھاؤنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے تیسرا لڑکا مورخہ ۱۶/۴/۶۰ کو عطا فرمایا ہے۔ نومولود شیخ مسعود احمد صاحب رشید مرحوم کا پوتا ہے اور شیخ محمد عبداللہ صاحب سابق ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز پنجاب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(بیگم شیخ ایم اے رشید۔ جمیل جی بہادرز ملتان چھاؤنی)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مفصل تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۵۰۶: میں امۃ اللطیف زوجہ محمد سلیم صاحب عارف قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مربع نمبر ۱۷ چک نمبر ۳۷۳ R.B ڈاکخانہ کھوررڈیانوالہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپے ہے۔ زیور طلائی وزنی دو تولے قیمت مبلغ ۲۶۰/- روپے ہے۔ کل میزان ۷۶۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ امۃ اللطیف بقلم خود چک نمبر ۳۷۳ R.B مربع نمبر ۱۷ ڈاکخانہ کھوررڈیانوالہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ محمد سلیم عارف خاوند موصیہ

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت

نمبر ۱۵۵۰۷: میں محمد سلیم عارف ولد چوہدری محمد یعقوب صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مربع نمبر ۱۷ ڈاکخانہ کھوررڈیانوالہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل تعالیٰ زندہ ہیں۔ میری آمد بذریعہ زمیندارہ سالانہ دو صد روپیہ ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (المرقوم محمد سلیم عارف ولد چوہدری محمد یعقوب ننگلی۔)

العبد محمد سلیم عارف بقلم خود چک نمبر ۳۷۳ R.B مربع نمبر ۱۷ نزد ڈاکخانہ کھوررڈیانوالہ ضلع لائلپور

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر

گواہ شد۔ جلال الدین بقلم خود ولد چوہدری رحیم بخش صاحب مرحوم چک نمبر ۳۷۳ R.B کھوررڈیانوالہ ضلع لائلپور

نمبر ۱۵۵۵۲: میں میاں محمد فاضل ولد شاہ محمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ بے کار عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن چک نمبر ۹۸ شمالی ڈاکخانہ چک نمبر ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد ایک مکان تین بھائیوں میں مشترکہ ہے جس کی قیمت تین صد روپیہ ہے اس میں سے میں ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں۔ میں اپنے حصہ ۱/۳ کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری آمد متفرق کاروبار تقریباً ۱۲۰ روپے سالانہ ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد بقلم خود میاں محمد فاضل چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا۔

راقم الحروف محمد عیسےٰ ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر ۳۸ جنوبی ضلع سرگودھا

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت

گواہ شد بقلم خود محمود احمد امیر جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا

درخواست دعا

آجکل میرے دادا جان چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب جہانیاں ضلع ملتان اور میرے نانا جان چوہدری محمد سلطان صاحب بیمار ہیں احباب ہر دو کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد شفیق احمد دار الصدر غربی)

تربیتی مضامین کے متعلق

چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی تحریک

خطبہ جمعہ میں جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب نے جماعت احمدیہ لاہور کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"... حال میں ہی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے بیش قیمت مضامین کا مجموعہ تربیتی مضامین کے نام سے شائع ہوا ہے۔ یہ کتاب میں نے ساری نہیں پڑھی تاہم جو مضامین میں نے پڑھے ہیں۔ ان سے میں نے یہ رائے قائم کی ہے کہ کتاب نہایت موثر شاندار اور بہترین ہے۔ لکھنے والے حضرت میاں صاحب ہوں تو مزید کچھ کہنا بے سود ہے۔

تمام احباب سے میں پرزور اپیل کرتا ہوں کہ اس کتاب کو ضرور خریدیں۔

ضخامت ۳۱۲ صفحات قیمت دو روپے بارہ آنے

اتالیق پبلشرز ربوہ

اعلانِ نکاح

برادرم رانا عبد الستار خان احمدی ولد چوہدری بابو خانصاحب احمدی جھنڈیالوی سکنہ چک نمبر ۲۹۴ گ ب سیال پور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور کا نکاح مورخہ ۱۶/۴/۶۰ کو سماۃ سلطان اختر صاحبہ بنت چوہدری اللہ بخش صاحب قوم راجپوت سکنہ چک ۲۹۴ گ ب سیال پور کے ہمراہ بعوض ایک ہزار/۱۰۰۰ روپیہ مہر پر مکرم مولوی عبد القادر صاحب امام مسجد سیال پور نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ رانا چراغ دین احمدی چک ۲۹۴ گ ب سیال پور ضلع لائلپور

درخواستِ دعا

(۱) مکرم سردار نذر حسین صاحب (لیفٹیننٹ) کو پہلے سے افاقہ ہے احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

سید سعید احمد۔ احمدیہ بیت اللباس چنیوٹ

(۲) میرا پوتا عزیز سعید احمد بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب شفاء کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار محمد عمر سرہندی

اوقاتِ روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

ٹیلیفون:- دفتر لاہور ۴۴۴۹، جنرل بکنگ آفس سرگودھا ۲۴۳۸، دفتر اے گروپ سرگودھا ۲۴۶۸، دفتر بی گروپ سرگودھا ۲۱۶۳، جنرل مینجر اے گروپ سرگودھا ۲۳۹۳، مکان نمبر ۲۱۶۳

نمبر سروس	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارہویں
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۹/۴۵	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵½	۷-۱۵	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۴	۱۵	۱۶	۱۸
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								

برائے چنیوٹ

لاہور سے دو بجے دوپہر سروس چنیوٹ تک ہے۔

نوٹ:- لاہور، سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا، گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے

ہو کی حقیقی عید اور اس کا حصول
(بقیہ ص۳)

وہ جھوٹے الزامات سے نجات پاتے ہوئے اپنا حسین چہرہ روئے زمین کو دکھلا دیگا

الغرض یہ مومن جو مندرجہ بالا کیفیتوں کا مطالعہ کئے ہوئے ہیں حقیقی عید کا پتہ امید ہو کہ انتظار کر رہے ہیں اور اسی کے لئے وہ دعائیں تھیں جو رمضان میں ہوئیں جس کے بعد دو عیدیں ملیں۔ ایک عید تو عام عید تھی جو ۲۹ مارچ کو ہوئی تھی۔ دوسری عید وہ خوشخبری بنی جو کہ عزیزم شیخ ناصر احمد سلمہ، مبلغ زیورک کی طرف سے پہنچی کہ عید کے روز ایک شخص نے اسلام قبول کیا۔ پس مومنو! دے سکتے ہیں کو جنہوں نے صداقت اسلام کے تازہ بتازہ نشان دیکھے ہیں اور اس قسم کی خوشخبریاں پہلے بھی پائی ہیں۔ کیوں نہ حقیقی عید کے واقع ہونے کے امکانات نظر آئیں، جس کے حصول کے لئے یہ مومن سردھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔

پس اے مومنو تم پیچھے نہ ہٹنا تم اپنے جان و مال کو قربان کرتے ہوئے اپنی قربانی دکھلانا۔ تاکہ تم کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عید کا چاند نظر آ جائے اور تم سجدہ میں جا پڑو۔